ہفتہ وار رسالہ: 299
WEEKLY BOOKLET:299

امیرِ اہلِ سنّت سے

# قرآنِ پاک کے بارے میں سوال جواب

صفحات 17


قرآنِ پاک کن چیزوں پر لکھا جاتا تھا؟ 02
قرآنِ پاک کی قسم کھانے کا حکم 06
قرآن میں مور کے پَر رکھنا کیسا؟ 10
ریکارڈ شدہ قرآن سُن کر ایصالِ ثواب کرنا 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا تحریری گلدستہ



پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

(یہ رسالہ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ سے کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل ہے۔)

# امیرِ اہلِ سنّت سے قرآنِ پاک کے بارے میں سوال جواب

**دعائے جانشینِ عطار:** یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”امیرِ اہلِ سنّت سے قرآنِ پاک کے بارے میں سوال جواب“ پڑھ یا سُن لے، اس کے دل کو نورِ قرآن سے منوّر فرما اور اس کی بے حساب بخشش فرما۔ اٰمین بجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم

## دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث:928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

**سوال** دِینِ اِسلام کے بارے میں بہت سی کُتُب لکھی گئی ہیں۔ قرآنِ پاک کے بعد اِن ساری کتابوں میں سب سے پہلے کون سی اِسلامی کتاب لکھی گئی اور کس نے لکھی؟

**جواب** حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اِحْیَاءُ الْعُلُوم میں نقل کیا ہے کہ اِسلام میں سب سے پہلے عبدُ الملک بن عبد العزیز بن جُریج رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب تصنیف ہوئی۔ جس میں آثار اور حضرتِ عطا، حضرتِ مجاہد اور حضرتِ عبدُ اللہ بن عباس رِضْوَانُ اللہ علیہم اجمعین کے دِیگر شاگردوں سے منقول تَفاسیر ہیں۔ یہ کتاب مکۂ مکرَّمہ شریف میں تصنیف ہوئی۔ (احیاء العلوم، 1/112)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 1/343)



www.dawateislami.net

**سوال:** پہلے کے دور میں کاغذ موجود نہیں تھے تو اُس وقت تحریری کام کن چیزوں پر ہوتا تھا؟

**جواب:** مختلف چیزوں پر لکھائی ہوتی تھی، جیسے قرآنِ کریم کو چمڑے، اُونٹ کی ہڈّی اور درخت کی چھال وغیرہ پر لکھا جاتا تھا اور بعد میں اِنہی چیزوں سے قرآنِ کریم ایک جگہ جمع کر لیا گیا۔(مناہل العرفان فی علوم القرآن، 1/ 202ماخوذاً) جس وقت حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہُ عنہ کو شہید کیا گیا اُس وقت بھی آپ کے سامنے چمڑے پر لکھا ہوا قرآنِ کریم موجود تھا اور آپ اُس کی تلاوت کر رہے تھے، آپ کے خون کے قطرے قرآنِ کریم کی اِس آیت پر آئے تھے: ﴿ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿١٣٧﴾ ﴾(1)

(تفسیر درمنثور، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:137، 1/ 403 مفہوماً۔ تفسیر عزیزی، 1/ 622 مفہوماً)

آج بھی وہ قرآنِ کریم اور اُس پر خون کے نشانات موجود ہیں۔ بہر حال! لکھنے کا سلسلہ بہت پُرانا ہے۔ پہلے تو پرنٹنگ پریس (Printing Press) بھی نہیں تھے، اس لئے کتابیں چَھپنے (Publishing) کا سلسلہ بھی نہیں تھا، ایک کتاب کی نُقول (Copies) تیار کرنے کے لئے اُسے کئی مرتبہ لکھنا پڑتا تھا، ظاہِر ہے کہ یہ سب بھی علم کا شوق تھا کہ لکھ بھی لیتے تھے اور یاد بھی کر لیا کرتے تھے۔ اب تو ایک سے بڑھ کر ایک خوب صورت، دِلکش اور مختلف رنگوں والی کتابیں چَھپ رہی ہیں، لیکن افسوس! شوق ختم ہو رہا ہے۔ خاص طور پر دینی کتابیں پڑھنے کا جذبہ بہت کم ہو گیا ہے۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/ 195)

**سوال:** کوئی کتابوں کی دکان پر کام کرتا ہو جہاں دُنیاوی کتابیں بھی ہوں اور قرآنِ پاک، سپارے اور قاعدے بھی ہوں تو کیا اُسے ہر وقت باوُضو رہنا پڑے گا؟ یا اگر کوئی پاک کپڑا استعمال کرنے کا طریقہ ہو تو وہ بتا دیجئے۔

---

1 ...پ1، البقرۃ:137۔ ترجَمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا۔



www.dawateislami.net

**جواب** قرآنِ پاک کو بے وُضو چُھونا گناہ ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 1074/1 ماخوذاً) جبکہ اِسلامی کتابوں کو باوُضو چھونا افضل و مستحب ہے اور بے وُضو چھونا خلافِ اَوْلیٰ ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 1075/1-بہارِ شریعت، 302/1 حصہ 2:) اگر بے وُضو ہونے کی حالت میں قرآنِ پاک چھونا ہو تو اِس کے لئے اپنے پاس کوئی کپڑا یا رُومال وغیرہ رکھ لیجئے اور جب ضرورت ہو تو اُس کے ذریعے اُٹھا لیجئے اور رکھ لیجئے۔(درمختار مع ردالمحتار، 348/1) اِس میں یہ احتیاط کرنی ہو گی کہ ہاتھ یا انگلی کا کوئی بھی حصّہ قرآنِ پاک سے ٹچ (Touch) نہ ہو۔ دستانے (Gloves) پہن کر اُٹھانا جائز نہیں ہو گا کیونکہ دستانے بدن کے تابع ہوتے ہیں۔(درمختار مع ردالمحتار، 348/1)

(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 209/3)

**سوال** اگر غلطی سے قرآنِ پاک نیچے تشریف فرما ہو جائے (یعنی زمین پر گر جائے) اور وُضو بھی نہ ہو تو کیا بغیر وُضو قرآنِ پاک اُٹھا کر رکھ سکتے ہیں؟

**جواب** اگر کوئی رُومال یا کپڑا جیب میں ہو تو اُس کے ذریعے اُٹھا کر رکھ دیجئے(درمختار مع ردالمحتار، 348/1) یا پھر ایک صورت یہ ہے کہ کسی نابالغ سے اُٹھوا لیا جائے، کیونکہ اُس کا وُضو نہیں ٹوٹتا۔(بہارِ شریعت، 302/1، حصہ 2:)

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر توہین یا بے اَدَبی کی صورت ہو، جیسے مَعَاذَ اللہ! قرآنِ کریم کسی نالی میں گِرا ہوا دیکھیں تو ایسی صورت میں فُقہائے کِرام نے اجازت دی ہے کہ بغیر وُضو بھی قرآنِ پاک اُٹھا سکتا ہے۔

(التبیان فی آداب حملۃ القرآن، ص196 ماخوذاً)(ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت، 210/3)

**سوال** کیا قرآنِ پاک کی تفسیر کو بے وُضو چُھو سکتے ہیں؟

**جواب** جی ہاں! قرآنِ پاک کی تفسیر کو بے وُضو چُھو سکتے ہیں البتہ جہاں جہاں آیت یا اس



www.dawateislami.net

کا تَرجمہ لکھا ہو بِعینہٖ اس جگہ اور اس کے پیچھے کاغذ کا جو حِصّہ ہو اُسے نہیں چُھو سکتے۔
(فتاویٰ رضویہ، 1/1075)

(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) تفاسیر دو طرح کی ہوتی ہیں:
ایک تو وہ جو جُدا گانہ ہوتی ہیں اور تفسیر ہی کہلاتی ہیں جیسا کہ تفسیرِ جَلالَین کہ یہ ہمارے یہاں الگ سے ملتی ہے تو اسے بے وُضو چُھو سکتے ہیں اور دوسری وہ تَفاسیر جو بالکل قرآنِ پاک کی طرح ہوتی ہیں اور قرآنِ پاک ہی کہلاتی ہیں جیسا کہ بیروت سے چھپنے والی تفسیرِ جَلالَین، تفسیر خزائنُ العرفان اور تفسیر نورُ العرفان وغیرہ کہ یہ دیکھنے میں قرآنِ پاک ہی معلوم ہوتی ہیں لہٰذا ایسی تَفاسیر کو بے وُضو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔[1] (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 2/242)

(ایک اور موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے فرمایا:) تفسیرِ نعیمی یا تفسیر صِراطُ الجنان یہ مُفَصّل تَفاسیر ہیں انہیں بھی اگرچہ بے وُضو چُھونا اچھا نہیں ہے، مستحب ہے کہ انہیں بھی باوُضو چُھوا جائے مگر کسی نے انہیں بے وُضو چُھو لیا تو گناہ نہیں ہے۔ البتہ بے وُضو ہونے کی حالت میں انہیں اور کسی بھی دِینی کتاب کو چُھوتے وقت یہ اِحتیاط کرنی ہو گی کہ قرآنی آیت یا اس کے تَرجمے پر آگے یا پیچھے کہیں سے ہاتھ نہ لگے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 1/406)

**سوال** اگر کتابوں کی الماری کے ایک پارٹیشن میں قرآنِ پاک ہو تو اس کے اوپر والے پارٹیشن میں کوئی دوسری دِینی کتاب وغیرہ رکھ سکتے ہیں، یہ بے اَدَبی تو نہیں ہے؟

**جواب** اوپر نہ کتابیں رکھیں اور نہ ہی کوئی دِیگر سامان رکھیں۔ بعض لوگ الماری میں

---

1 ...(بے وُضو، جُنُب اور حیض ونِفاس والی) ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چُھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حَرَج نہیں مگر مَوضَعِ آیت (آیت کی جگہ) پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/327، حصہ:2)



www.dawateislami.net

دِینی کتابیں رکھتے ہیں اور اوپر دِیگر چیزیں رکھ دیتے ہیں ایسا نہ کریں۔(فتاویٰ ہندیہ،5/324)
(ملفوظاتِ امیر اہل سنت،3/275)

سوال: جس کمرے میں قرآنِ مجید ہو اس کی چھت پر چڑھنے میں کوئی بے اَدَبی تو نہیں ہے؟

جواب: جی نہیں! اس میں کوئی بے اَدَبی نہیں ہے ورنہ تو زندگی دُشوار ہو جائے گی۔ ہم مسجد کی پہلی منزل پر نماز پڑھنے کے لیے جاتے ہیں تو نیچے قرآنِ مجید ہوتے ہیں، اِسی طرح بلڈنگوں اور پلازوں میں کوئی بھی گھر ایسا نہیں ہو گا جس میں قرآنِ کریم نہ ہو تو یوں اس کا کوئی حَل نہیں ہے۔(ملفوظاتِ امیر اہل سنت،3/276)

سوال: ریل گاڑی، ہَوائی جہاز یا کشتی وغیرہ میں سفر کے دوران قرآنِ کریم کو کس جگہ رکھیں؟

جواب: اَدَب کی جگہ رکھیں۔ ایسا بیگ جس کے اوپر پاؤں رکھ کر یا اُس بیگ پر ہی لوگ بیٹھ جاتے ہیں، تو اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کیا کوئی اُس میں قرآنِ کریم رکھ سکتا ہے!! لہٰذا قرآنِ کریم علیحدہ سے کسی بیگ میں رکھ کر ایسی جگہ رکھیں جہاں بے اَدَبی نہ ہو یا اپنے پاس رکھ لیں۔ اگر جُزدان میں لپٹا ہوا ہے تو بے وُضو بھی اُسے ہاتھ میں رکھنے میں حَرَج نہیں ہے۔(در مختار مع رد المحتار،1/348)(ملفوظات امیرِ اہلِ سنت،4/298)

سوال: اگر کسی کو قرآنِ پاک تحفے میں دیا اور اس نے قرآنِ پاک میں جو سجدے ہوتے ہیں وہ سجدے نہ کیے تو کیا وہ قرآنِ پاک کا تحفہ قبول ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر قرآنِ کریم کا نسخہ کسی کو تحفے میں دیا تو ثواب ملے گا۔ آیتِ سجدہ پڑھنے سننے کے جو بھی مَسائل ہیں ان کے مُطابق جب سجدہ کسی پر واجب ہو گا تب اسے سجدہ کرنا ہو گا۔ اب جسے قرآنِ کریم دیا گیا، اگر وہ آیتِ سجدہ پڑھ یا سُن کر سجدہ نہیں کرتا تو یہ اس کا مُعاملہ



www.dawateislami.net

ہے، اگر سجدہ واجب ہونے کے باوجود نہیں کرے گا تو وہ گناہ گار ہو گا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جسے قرآنِ کریم کا نسخہ تحفے میں دیا گیا اُسے پڑھنا ہی نہ آتا ہو۔ بہر حال ایسے شخص کو بھی قرآنِ کریم تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 1/133)

**سوال** اگر کسی اِنسان نے تین مَرتبہ جھوٹی بات پر قرآنِ پاک اُٹھایا تو اس کا کیا گناہ ہے؟

**جواب** قرآنِ کریم کی قسم کھانا قَسم ہے البتہ صِرف قرآنِ کریم اُٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنا قسم نہیں فتاویٰ رضویہ جلد 13 صفحہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قرآنِ مجید کی قسم اُٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآنِ عظیم کی قسم کھانے میں حَرج نہیں اور ضَرورت ہو تو اُٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بہت سخت کرتا ہے۔ بِلا ضَرورتِ خاصہ نہ چاہیے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 1/494)

**سوال** قرآنِ پاک کا صفحہ (Page) شہید ہو کر زمین پر تشریف لے آئے تو کیا اُسے بے وُضو جلدی میں اُٹھا سکتے ہیں؟

**جواب** وُضو نہیں ہے اور نہ ہی پاس کوئی نابالغ بچہ ہے جو اُٹھا لے اور نہ ہی پاس کوئی رُومال وغیرہ ہے جس سے پکڑ کر اُٹھا سکے اور صورتِ حال ایسی ہے کہ یہ خود ہی اُٹھائے گا تو اُٹھے گا، بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو پھر اسے اُٹھانا ہو گا، بھلے بے وُضو اُٹھا لے اور اس کو اَدب کی جگہ رکھے کہ اس کا اَدب فرض ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 5/322)

**سوال** ہمارے گاؤں میں بہت سارے قرآنِ پاک دفن ہیں، پہلے کسی نے نہیں دیکھا تھا، اب ان کے اوپر سے مٹی ہٹ گئی ہے تو یہ قرآنِ پاک نظر آنے لگے ہیں، ہم ان کا کیا کریں؟



www.dawateislami.net

**جواب** وہ قرآنِ کریم بوسیدہ ہوں گے جن سے تلاوت نہیں کی جاسکتی ہو گی، اگر اِس طرح کے ہیں جیسے مُقَدَّس اَوراق ہوتے ہیں تو اُنہیں وہاں سے نکال کر کسی اور جگہ جہاں لوگوں کے پاؤں نہ پڑیں دَفن کر دیں یا اُنہیں بورے میں ڈال کر بوروں کو چِیر الگا کر یا کوئی وزن دار چیز ان میں ڈال کر سمندر کے بیچ میں ڈال دیا جائے۔ پتا ہونے کے باوجود کہ یہ قرآنِ کریم ہیں ان کو وہیں رہنے دیا جائے، نَعُوْذُ بِاللّٰہ لوگ ان پر چلیں اس کی اِجازت نہیں۔ مَساجد میں قرآنِ پاک بہت زیادہ جمع ہو جاتے ہوں گے تو لوگ وہ قرآنِ پاک بھی اِس طرح دَفن کر آتے ہوں گے، حالانکہ اگر وہ پڑھنے کے قابل ہیں اور کسی نے مسجد میں رکھے ہیں تو ان کو دفن کرنا جائز نہیں ہو گا۔ رَمَضان شریف میں لوگ قرآنِ کریم کے نئے نئے نسخے لا کر مَساجد میں رکھ دیتے ہیں، اِس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ جو پہلے کے رکھے ہوئے ہیں انہیں ٹھنڈا کر دیا جائے کیونکہ وہ پڑھنے کے قابل ہوتے ہیں۔

(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 3/511)

**سوال** کسی مسجد میں تلاوتِ قرآن کرنے والے نہ ہوں اور وہاں پہلے سے قرآنِ پاک موجود ہوں تو کیا وہاں مزید قرآنِ پاک رکھ سکتے ہیں؟

**جواب** اِس طرح کی مسجد میں قرآنِ پاک نہیں رکھنا چاہیے اور نہ ایسی جگہ رکھنا چاہیے کہ جہاں تلاوت وغیرہ کرنے والے لوگ نہ ہوں کیونکہ جہاں تلاوت ہی نہیں کی جاتی وہاں قرآنِ کریم رکھنے کا کیا فائدہ؟ اور مَساجد میں پہلے ہی قرآنِ پاک موجود ہوتے ہیں یہاں مزید لا کر رکھنے کا کوئی مقصد نہیں ہو گا اور پھر اتنے قرآنِ کریم کے نسخوں میں کون تلاوت کرے گا؟ ہمارے یہاں تو ایسا رَواج بن گیا ہے کہ کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تو فوراً قرآنِ کریم کا نسخہ مسجد میں پہنچا دیا جاتا ہے کہ اِیصالِ ثواب کے لیے مسجد میں قرآنِ کریم رکھ رہے ہیں۔



www.dawateislami.net

اِس سے مسجد کی جگہ بھی گھرتی ہے اور اس کا صحیح اِستعمال بھی نہیں ہو پاتا اور پھر لوگوں کو قرآن خوانیوں کا اتنا شوق بھی نہیں ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر سو پچاس قرآن خوانیاں ہو رہی ہوں۔ شاید سوئم، دَسواں اور چالیسواں ہوتا ہو گا تو قرآن خوانی ہوتی ہو گی یا نئی دکان کھولی ہو گی تو اس کے اِفتتاح میں قرآن خوانی کروا لیتے ہوں گے۔ اِس طرح کے بعض خاص خاص مواقع ہوتے ہیں جن میں قرآن خَوانیاں ہوتی ہیں یہ اچھی بات ہے۔

(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/513)

**سوال** مساجد میں قرآنِ پاک رکھنے ہوں تو اس کی اِحتیاط اِرشاد فرما دیجیے۔

**جواب** مسجد میں قرآنِ کریم رکھنے ہوں تو مسجد کے امام صاحب سے مشورہ کر لیا جائے کیونکہ امام صاحب پانچوں نمازوں میں مسجد ہی میں ہوتے ہیں ان کو معلوم ہوتا ہے کہ کتنے لوگ قرآنِ کریم پڑھتے ہیں؟ مشورہ کر لینا اچھا ہو گا، ورنہ اگر پہلے 99 قرآنِ پاک رکھے تھے تو ایک اور کا اِضافہ ہو کر 100 پورے ہو جائیں گے۔ رَمَضان شریف کے علاوہ اتنے لوگ قرآنِ پاک پڑھتے نظر نہیں آتے۔ البتہ جو مَساجد آباد ہوتی ہیں ان میں کچھ نہ کچھ تلاوت کرنے والے ہوتے ہیں مگر ان کی تعداد بھی اتنی نہیں ہوتی جتنے قرآنِ کریم رکھے ہوتے ہیں، قرآنِ کریم بہت سارے رکھے ہوتے ہیں مگر پڑھنے والے دو چار ہی ہوتے ہیں۔ احمد آباد شریف ہند کی مساجد میں دیکھا تھا کہ ڈھیروں قرآنِ کریم رکھے ہوئے ہیں حتّٰی کہ پورے پورے بکس قرآنِ کریم سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں، بائنڈنگ کیے ہوئے 30 پارے رکھے ہوتے ہیں اور ان پر (گجراتی میں) اس طرح کے جملے لکھے ہوتے ہیں "فلاں بھائی نا ایصالِ ثواب"، "فلاں بھائی نا طرف تی اِیصالِ ثواب" بے چارے کمیٹی والے بھی بے بس ہوتے ہیں



www.dawateislami.net

کہ جو دینے آیا ہے اسے کس طرح منع کریں، اگر منع کیا تو ان سے لڑے گا کون؟ اِس وجہ سے لوگ رکھ دیتے ہیں۔ میں یہ سوچتا ہوں کہ کمیٹی والے اتنے سارے قرآنِ کریم کے نسخوں کو کس طرح سنبھالتے ہوں گے؟ ہو سکتا ہے یہ قرآنِ کریم لوگ گھروں میں قرآن خوانی کے لیے لے جاتے ہوں پھر واپس لا کر رکھ دیتے ہوں لیکن قرآن خوانی کے لیے بھی صِرف ایک ہی سیٹ کافی ہوتا ہو گا، اِس کے باوجود میں نے کئی سیٹ رکھے ہوئے دیکھے ہیں کہ یہ مَرحومین کے اِیصالِ ثواب کے لیے ہیں۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/512)

**سوال** اگر مسجد میں قرآنِ پاک زیادہ تعداد میں جمع ہوں اور پڑھنے والے اتنے نہ ہوں تو ان کا کیا کیا جائے؟

**جواب** (امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر ایک ہی مسجد میں اتنے زیادہ قرآنِ کریم جمع ہو گئے کہ جن کی یہاں پر ضَرورت ہی نہیں تھی تو ان کو دوسری مسجد کے لیے دیا جا سکتا ہے۔ (فتح القدیر، 6/202)

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے فرمایا:) مَساجد میں قرآنِ کریم رکھنے سے بہتر ہے مَدارس میں رکھ دیئے جائیں، جو مُدَرِّسین وہاں پڑھاتے ہیں ان سے پوچھ کر ان کو دے دیئے جائیں کہ آپ یہ قرآنِ کریم ان بچوں کو دے دیں جو حفظ کرتے یا ناظرہ پڑھتے ہیں یا جن کو ضَرورت ہو ان کو دے دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح بچے ان میں تلاوت کریں گے اور دینے والے کو ثواب ملے گا ورنہ وہ مسجد میں رکھے ہی رہیں گے۔ کسی کو یہ غَلَط فہمی نہ ہو جائے کہ قرآنِ کریم مَساجد میں رکھے ہی نہ جائیں ایسا نہیں ہے، پڑھنے والوں کے لیے مَساجد میں قرآنِ کریم رکھنا کارِ ثواب ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/514)

**سوال:** مسجد میں قرآنِ پاک پڑے ہوتے ہیں جن کو پڑھنے والا کوئی نہیں ہوتا کیا وہ قرآنِ پاک ہم کسی کو گھر میں پڑھنے کے لیے دے سکتے ہیں؟

**جواب:** قرآنِ پاک کے لیے "پڑے ہوتے ہیں" کے اَلفاظ بولنا مناسب نہیں ہے کہ اس میں اَدب نہیں پایا جارہا۔ یوں کہا جائے کہ "قرآنِ کریم تشریف فرما ہوتے ہیں یا قرآنِ کریم رکھے ہوتے ہیں۔" بہرحال اگر قرآنِ کریم مسجد کے لیے وقف کیے گئے ہیں تو وہ گھروں میں پڑھنے کے لیے نہیں دے سکتے۔ (بہارِ شریعت، 2/535، حصہ:10 ماخوذاً)
(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 2/297)

**سوال:** کیا قرآنِ پاک کو خوشبو لگا سکتے ہیں؟

**جواب:** اگر قرآنِ کریم کا نسخہ ذاتی ہے تو ایسی خوشبو جس کے دھبّے نہ پڑیں اپنے ہاتھ پر لگا کر قرآنِ کریم پر تعظیم کی نیّت سے لگا سکتے ہیں۔ البتہ اگر قرآنِ کریم کا نسخہ کسی اور کا ہو تو پھر نہ لگائیں، کیونکہ ممکن ہے آپ جو خوشبو لگائیں اُس سے دوسرے کو اِلرجی ہو، نیز یہ بھی ممکن ہے کہ خوشبو کا دھبّہ پڑ جائے۔ مسجد میں تلاوت کے لئے جو قرآنِ کریم کے نسخے رکھے ہوتے ہیں اُن پر بھی خوشبو نہ لگائیں۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 5/271)

**سوال:** اکثر دیکھا ہے کہ قرآنِ پاک میں خوبصورتی کے لیے مور کے پَر رکھے جاتے ہیں، یہ اِرشاد فرمائیے کہ قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنا کیسا ہے؟

**جواب:** قرآنِ پاک میں مور کا پَر رکھنے میں حَرج نہیں کیونکہ اِس میں بے اَدبی کا تَصَوُّر نہیں ہوتا۔ ہم بھی بچپن میں مور کے چھوٹے چھوٹے پَر قرآنِ کریم میں خوبصورتی کی نیت سے رکھتے تھے، البتہ اگر کوئی پورا بَنڈل رکھے تو یہ الگ بات ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 1/491)

**سوال:** بعض بچے قرآنِ پاک میں خالی جگہ پر اپنا نام لکھتے اور پُھول بُوٹے بناتے ہیں تو ان



www.dawateislami.net

کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

**جواب** اگر قرآنِ کریم کا نسخہ اپنا ذاتی ہے تو خالی جگہ میں نام لکھنے اور عمدہ پھول بُوٹے بنانے میں حَرَج نہیں ہے جبکہ ایسا کرنے سے نسخے کی زِینت خراب نہ ہوتی ہو، البتہ جو مدرسے کے وَقف شُدہ قرآنِ کریم ہوتے ہیں ان میں نہ نام لکھ سکتے ہیں نہ لکیر لگا سکتے ہیں نہ ان کے صفحات موڑ سکتے ہیں نہ پھول بوٹے بنا سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی ایسا اَنداز اِختیار کر سکتے ہیں کہ جس کی وجہ سے اُنہیں نقصان پہنچے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 5/132)

**سوال** اگر برتن میں آیات لکھی ہوں تو اُس میں کھانا کھا سکتے ہیں؟

**جواب** نہیں کھا سکتے۔ البتہ باوُضو ہو کر شِفا کی نیّت سے اُس برتن میں پانی ڈال کر پیا جا سکتا ہے۔ بے وُضو ہونے کی صورت میں آیات پر ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ (1)

(ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/300)

**سوال** قرآنِ کریم میں جگہ جگہ رُکوع پورا ہونے پر ”ع“ لکھا ہوا ہوتا ہے، اِس سے کیا مُراد ہوتا ہے؟

**جواب** ہو سکتا ہے یہ سن کر آپ کو تعجّب ہو کہ یہ ایک اشارہ ہے اور اِس سے مراد امیرُ المؤمنین حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/188 ماخوذاً) یوں اِس حساب سے قرآنِ پاک کا کوئی بھی نسخہ اِن کے ذِکرِ خیر سے خالی نہیں ہے۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 3/196)

**سوال** موبائل میں قرآنی آیات کے Message کو Delete کرنا کیا اِس حدیثِ پاک

---

1 ... صدرُ الشریعہ مولانا مفتی محمد اَمجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جس برتن یا گلاس پر سورہ یا آیت لکھی ہو اُس کا چھونا بھی اِن (بے وضو، جُنُب اور حیض و نفاس والی) کو حرام ہے اور اِس کا استعمال سب کو مکروہ، مگر جبکہ خاص بہ نیّتِ شِفا ہو۔ (بہارِ شریعت، 1/327، حصہ: 2 مفہوماً)



www.dawateislami.net

کے حکم میں آئے گا کہ قُربِ قیامت میں لوگ قرآن کو مٹائیں گے؟

**جواب** لوگ قرآن کو مٹائیں گے یہ میں نے نہیں پڑھا، البتہ اِس طرح ہے کہ قرآن اُٹھا لیا جائے گا یعنی سینوں سے نکل جائے گا۔

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرتِ عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ کے حوالے سے ہے کہ قربِ قیامت میں قرآنِ پاک سینوں سے نکال لیا جائے گا۔(1)

(امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے فرمایا:) یعنی کوئی حافظ باقی نہیں رہے گا، اپنے موبائل سے Delete کرنا مُراد نہیں ہے۔ قرآنِ پاک کی آیاتِ مُبارَکہ لکھ کر تعویذ بھی بنائے جاتے ہیں اور ان کو پانی میں ڈال دیا جاتا ہے جو اس میں گُھل جاتے ہیں اور آیات مِٹ جاتی ہیں تو اسے قیامت کی نشانی نہیں کہا جائے گا بلکہ اس پانی کا پینا جائز اور باعثِ شِفا ہو گا لہٰذا موبائل سے قرآنی آیات Delete کرنے میں کوئی حَرَج نہیں۔(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 3/551)

---

1 ... حضرتِ عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بے شک یہ قرآن جو تمہارے سامنے موجود ہے، عنقریب اسے اُٹھا لیا جائے گا۔ ایک شخص نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ ہم نے اسے دِلوں میں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا ہے، ہم اپنے بچوں کو اس کی تعلیم دیتے ہیں اور ہمارے بچے اپنی اَولاد کو قرآن سکھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ ایک رات میں چلا جائے گا اور صبح کے وقت لوگ اسے نہیں پائیں گے اور اس کی صورت یہ ہو گی کہ قرآن دِلوں اور صحیفوں سے مَحو کر دیا جائے گا۔(تفسیر ابو سعود، پ15، بنی آسرائیل، تحت الآیۃ:86، 3/503) نیز حضرتِ عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے ہی فرمایا کہ قرآنِ پاک خوب پڑھو اس سے پہلے کہ قرآنِ پاک اُٹھا لیا جائے کیونکہ قیامت قائم نہ ہو گی جب تک کہ قرآنِ پاک نہ اُٹھایا جائے۔(شعب الایمان، 2/355، حدیث:2026) جب قیامِ قیامت (قیامت کے قائم ہونے) کو صرف چالیس برس رہ جائیں گے، ایک خوشبو دار ٹھنڈی ہوا چلے گی، جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے سے گزرے گی، جس کا اثر یہ ہو گا کہ مسلمان کی رُوح قبض ہو جائے گی اور کافر ہی کافر رہ جائیں گے اور اُنھیں پر قیامت قائم ہو گی۔(بہارِ شریعت، 1/127، حصہ:1)



www.dawateislami.net

**سوال** اگر کوئی قرآنِ پاک حفظ کرے تو کتنے عرصے تک یاد رکھنا ضروری ہے؟

**جواب** مَرتے دَم تک یاد رَکھے اور اَز خود نہ بُھلائے، البتہ اگر حافظہ خود بخود ختم ہو جائے تو یہ الگ بات ہے جیسا کہ بعض اوقات آخری وقت کہ جب بندہ مَرنے کے قریب ہوتا ہے یا حادثے کی صورت میں حافظہ ختم ہو جاتا ہے اور بندہ اپنے ماں باپ بلکہ اَولاد تک کو نہیں پہچان پاتا۔ اللہ پاک ہمیں اِس حالت سے محفوظ رکھے۔ جو قرآنِ پاک حفظ کرے وہ ساری عُمر قرآنِ پاک پڑھتا رہے اور ہو سکے تو روزانہ کم اَز کم ایک پارہ پڑھے اِن شاءَ اللہ اِس طرح دُہرائی کرتے رہنے سے قرآنِ پاک یاد رہے گا۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 4/194)

**سوال** بعض اوقات اسکول، کالج میں اِمتحان کی تیاری کے لیے قرآنِ پاک کی آیات یاد کی جاتی ہیں جو اِسلامیات اور دِینیات کے پیپر کا حصہ ہوتی ہیں یا کسی دوسرے مقصد کے لیے یاد کی جاتی ہیں کیا ان سب کے لیے یہ حکم ہے کہ جو آیت ایک بار یاد کر لی اسے یاد ہی رکھنا ہے بُھلانا نہیں ہے؟

**جواب** جو آیت یاد کر لی گئی اب اسے یاد ہی رکھیں۔ مُبَلِّغِین اور مُقَرِّرِین بھی بیان کے لیے بعض آیات زبانی یاد کر لیتے ہیں کیونکہ عام طور پر یہ لوگ آیات زبانی ہی پڑھتے ہیں اگرچہ ہم نے اپنے مُبَلِّغِین کو یہ ذہن دیا ہوا ہے کہ بیان دیکھ کر ہی کرنا ہے مگر مُقَرِّرِین ایسا نہیں کرتے تو ان کو بھی یہ خیال رکھنا ہو گا کہ جو آیت ایک دفعہ یاد ہو گئی اب اسے یاد ہی رکھیں۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) یہ حکم مطلقاً ہے یعنی ہر ایک کے لیے ہے چاہے وہ حافظِ قرآن ہو یا نہ ہو۔ اَلزَّوَاجِر میں ایک ایک حرف اور آیت کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے۔ (الزواجر، 1/256۔ جہنم میں لے جانے والے اَعمال، 1/394) (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 4/38)



www.dawateislami.net

**سوال** کچھ لوگوں کو قُرآن پاک پڑھانا نہیں آتا، پھر بھی قُرآنِ پاک پڑھاتے اور اُس کے پیسے لیتے ہیں؟ ایسا کرنا کیسا؟

**جواب** یہ ناجائز ہے۔ ایسا کرنے والا گُناہ گار ہوگا۔(بہار شریعت،3/170،حصّہ:14ماخوذاً)[1] (ملفوظاتِ امیر اہل سنت،4/213)

**سوال** جو گھروں پر قرآن پڑھانے جاتے ہیں اگر گھر والے بغیر مانگے اُنہیں کچھ کھانے کو دیں تو کیا وہ کھا سکتے ہیں؟

**جواب** اگر بغیر مانگے اپنے شوق سے کھلاتے ہیں تو بالکل کھاسکتے ہیں، گھر والوں کو ثَواب بھی مِلے گا۔ اِس کے لئے سُوال نہ کیا جائے اور نہ ہی Indirect (یعنی بِالْوَاسطہ) کہا جائے، جیسے ”مجھے بہت بُھوک لگی ہوئی ہے، آج کھانے کا موقع نہیں ملا، گیس ختم ہوگئی تھی، پکا نہیں سکے تھے، یہاں سے فارِغ ہو کر ہوٹل جاؤں گا، آج تو ہوٹل میں کھانا پڑے گا۔“ یہ سب سُوال ہی کے اَنداز ہیں، کیونکہ وہ لوگ سُن کر کہیں گے کہ ”نہیں قاری صاحب! ہم آپ کو کھانا کھلائیں گے، ابھی کھانا لاتے ہیں“ تو یہ اَنداز مُناسِب نہیں ہیں۔(ملفوظات امیرِاہلِ سنت،5/68)

**سوال** اگر نماز نہ آتی ہو اور باجماعت نماز پڑھی جائے تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

**جواب** جس کی قِراءَت دُرُست نہیں ہے اُس کے لیے ضروری ہے کہ کسی جامعِ شرائطِ امامت قاری کے پیچھے نماز پڑھے اور اس پر فرض ہے کہ کوشش کر کے اتنی قِراءَت سیکھ اور یاد کرلے کہ جتنی نماز میں کرنا فرض ہے۔(درمختار مع ردالمحتار،2/395-396 ملخصًا۔ بہارِ شریعت،1/570، حصہ:3)

---

[1] ...اَعلیٰ حضرت اِمام اَحمد رَضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بلاشبہ اِتنی تجوید کہ جس سے تَصحِیحِ حروف ہو اور غلط خوانی سے بچے فرضِ عین ہے۔ ”بزازیہ“ وغیرہ میں ہے: ”اَللَّحْنُ حَرَامٌ بِلَا خِلَافٍ“ (بلاخلاف لحن حرام ہے)۔(فتاویٰ رضویہ،6/343) مثلاً ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا، جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْھَمْدُ پڑھنا، اِعراب کی غلطی کرنا، جیسے ”عَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ“ میں ”اٰدَمُ“ کے ”میم“ پر زبر اور ”رَبَّہٗ“ کے ”با“ پر پیش پڑھنا۔



www.dawateislami.net

نیز نماز میں جتنی قراءت کرنا واجب ہے اتنی ہی سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، 2/315۔ بہارِ شریعت، 1/545، حصہ:3) اِسی طرح جتنی قراءت نماز میں مستحب ہے اتنی قِراءَت سیکھنا اور یاد کرنا مستحب ہے۔(فتاویٰ رضویہ، 6/349 ماخوذاً)

قاری کے پیچھے نماز پڑھنے کا مطلب ہے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھے جو دُرُست قرآن پڑھنا جانتا ہو یہ مُراد نہیں کہ جو بڑے لہجے کے ساتھ کان پر ہاتھ رکھ کر خوبصورت آواز میں پڑھتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھے کہ لوگ عموماً ایسوں کو ہی قاری سمجھ رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان میں سے ہر ایک کا قاری ہونا ضروری نہیں بلکہ ان میں سے بعض مخارِج کے مُعاملے میں توڑ پھوڑ مچا رہے ہوتے ہیں البتہ اگر کوئی اِس طرح خوبصورت اَنداز میں قرآن پڑھنے والا واقعی قاری ہو تو اس کے پیچھے بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ یاد رکھیے! اصل قاری وہ ہے جس کی کم اَز کم اتنی قِراءَت دُرُست ہو جس سے نماز صحیح ادا ہو سکے۔ بہر حال جس کی قِراءَت دُرُست نہ ہو وہ کسی جامع شرائطِ امامت قاری کے پیچھے نماز پڑھے اور سیکھتا بھی رہے اور وہ اَلتَّحِیَّات بھی سیکھ کر یاد کر لے کہ اس کا بھی نماز میں پڑھنا واجب ہے۔
(بہارِ شریعت، 1/518، حصہ:3)(ملفوظاتِ امیر اہلِ سنت، 4/242)

**سوال:** ہم موبائل فون اور کمپیوٹر پر تلاوت سنتے ہیں، اگر اِس دَوران ہمیں کوئی کام کرنا ہو تو کیا ہم اس تِلاوت کو روک کر اپنا کام کر کے دوبارہ تِلاوت سُن سکتے ہیں اور ایسا کرنا گناہ تو نہیں ہو گا؟

**جواب:** کوئی حَرَج نہیں ہے۔ رِیکارڈ شُدہ تِلاوت بند کرنے میں اِحتیاط کرنے والا میں نے کبھی نہیں دیکھا، عموماً جب بند کرنا ہوتا ہے تو ٹھک کر کے بند کر دیتے ہیں اگرچہ وہ آیت اَدھوری پڑھی گئی ہو اور اس کے معنیٰ کچھ کے کچھ ہو گئے ہوں۔ اِسی طرح نعت شریف پڑھی جا رہی ہو تب بھی اَدُھورا شعر چھوڑ کر بند کر دیتے ہیں۔ کسی کا یہ ذہن نہیں ہوتا کہ



www.dawateislami.net

تھوڑا صبر کر لیا جائے اور وہ آیت یا شعر پورا ہونے کے بعد بند کیا جائے۔ آیت پوری ہونے کا اَندازہ ہو جاتا ہے کیونکہ آیت مکمل ہونے پر قاری صاحب رُک جاتے ہیں لہٰذا اُسی وقت بند کیا جائے یا کوئی وقف آ جائے تو بند کیا جائے۔ نیز نعت شریف عموماً اُردو میں پڑھی جا رہی ہوتی ہے تو یوں شعر مکمل ہونے کا پتا چل جاتا ہے لہٰذا شعر مکمل ہونے پر بند کریں۔ اِسی طرح اگر مَدَنی چینل پر نعت شریف سُن رہے ہوں اور مَدَنی چینل بند کرنا ہو تو تھوڑا ٹھہر جائیں اور شعر مکمل ہونے دیں پھر بند کریں، بعض اوقات شعر کا مِصرع مکمل ہو جاتا ہے تو معنیٰ بھی پورے ہو جاتے ہیں اِس صورت میں اگر مِصرع مکمل ہونے پر بند کریں گے تو معنیٰ فاسِد نہیں ہوں گے جیسے "نور والا آیا ہے نور لے کر آیا ہے" یہ ایک مکمل مِصرع ہے، اگر یہی نعت چل رہی ہو اور ابھی صرف اتنا پڑھا ہو "نور والا آیا ہے" اور فوراً بند کر دیا تو یہ دُرُست ہو گا بلکہ صرف اتنا پڑھا "نور والا" اور بند کر دیا تب بھی کوئی حرج نہیں مگر ہر شعر میں ایسا نہیں ہو گا کہ اس کو اَدھورے مصرع پر بند کیا جائے۔ جو تھوڑی بہت اُردو سمجھتا ہو گا اسے اَندازہ ہو جائے گا کہ کہاں بند کرنا چاہیے؟ یاد رکھیے! جب عشق و محبت اور اَدب و اِحترام کا ذہن بنے گا تو اِس طرح کی اِحتیاطیں خود بخود ہوں گی۔

آج کل لوگ اپنے موبائل فون پر تلاوت لگاتے ہیں یا نعت شریف کا کوئی شعر لگاتے ہیں گویا ان جیسا کوئی عاشقِ رَسُول ہے ہی نہیں، جب کسی کی کال آتی ہے تو ٹھک کر کے فون Receive کر لیتے ہیں، بھلے تلاوت یا شعر جہاں بھی پہنچا ہو۔ نیز یہاں نعت شریف یا تِلاوت سُننا مقصود بھی نہیں ہوتا لہٰذا اِس طرح تلاوت یا نعت شریف اپنے موبائل پر نہ لگائیں۔ اگر تلاوت یا نعت شریف سُننی ہے تو اپنے موبائل میں ہزار نعتیں بھروا لیں اور سنتے رہیں لیکن اِس طرح گھنٹی کی جگہ نہ لگائیں۔ تلاوت یا نعت شریف کی جگہ کوئی سادی



www.dawateislami.net

ٹیون جس میں میوزک نہ ہو وہ لگالیں کیونکہ میوزیکل ٹیون جائز نہیں ہے۔ موبائل میں اِس طرح کے کافی آپشن ہوتے ہیں جن میں بغیر میوزک والی ٹیونز ہوتی ہیں لیکن لوگوں کی عادت ہی میوزک والی ٹیون کی بن چکی ہے اِس لیے وہی لگاتے ہیں، اِس سے سچی توبہ کرنی چاہیے۔ اِس کا خیال صِرف تلاوت یا نعت شریف میں ہی نہیں رکھنا بلکہ اگر بیان وغیرہ ہو رہا ہو تو اُس میں بھی رکھنا ہے مثلاً مَدَنی چینل پر کسی مبلغ کا بیان ہو رہا ہے تو وہاں بھی غور کیجیے کہ کب بند کرنا ہے؟ کسی ایسے جملے پر بند نہ کریں جس میں معنیٰ بگڑ جاتے ہوں۔ نیز اگر مسئلہ بیان ہو رہا ہے تو وہ مسئلہ پورا ہونے دیا جائے یا اگر مسئلہ طویل ہے تو کوئی جملہ پورا ہو جائے تو تب بند کریں۔ (ملفوظاتِ امیر اہل سنت، 4/584)

**سوال** کیا میموری کارڈ میں موجود ریکارڈ شُدہ تلاوت سُن کر اس کا ثواب ایصال کر سکتے ہیں؟

**جواب** ایصال کا معنیٰ پہنچانا اور پیش کرنا ہے۔ جس عمل پر ثواب ملے مثلاً فرائض اور نوافل وغیرہ تو اس کا ثواب ایصال ہو سکتا ہے۔ میموری کارڈ میں موجود ریکارڈ شُدہ تلاوت سُنیں گے تو ظاہر ہے ثواب ملے گا، جب ثواب ملے گا تو ایصال بھی ہو سکے گا لہٰذا اس کا ایصالِ ثواب بھی کر سکیں گے۔ البتہ براہِ راست تلاوت سننے کا اپنا ثواب ہے، دونوں میں فرق ہے۔ (ملفوظات امیر اہل سنت، 6/253)

**نوٹ:** صفحہ 7، 8، 9 کے سوالات اور صفحہ 11 کا دوسرا سوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔



www.dawateislami.net

## اگلے ہفتے کا رسالہ

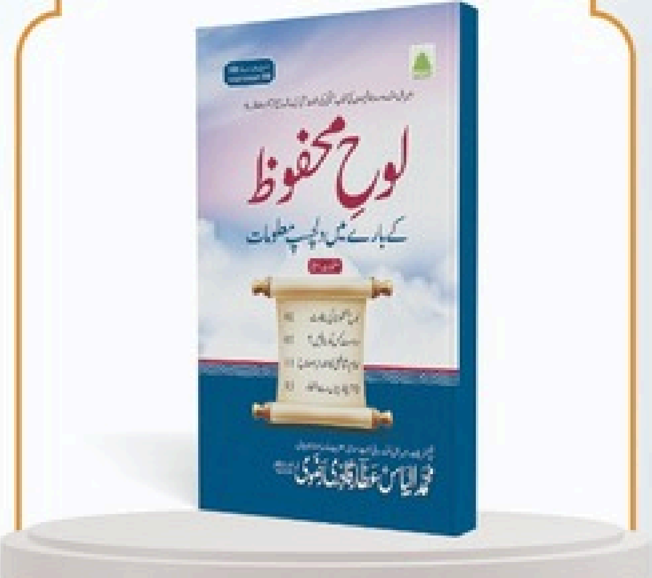



978-969-722-407-4
01082405

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net